فون نمبر ۹۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۷۸	۷ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۹ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ، ۷ اگست ۱۹۶۵ء	جلد ۵۴/۱۹

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

– محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب –

ربوہ ۶ اگست بوقت سوا آٹھ بجے صبح

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل کچھ نقاہت محسوس فرماتے رہے

اِس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دُعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہر مشکل سے نجات دیتا ہے

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ متقی کو ایسے طور پر رزق ملے گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے

"اللہ تعالیٰ متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ من یتق اللہ یجعل له مخرجاً یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقوے اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے دیتا ہے۔ لوگوں نے تقوے کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ مَیں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا اور ایسے طور سے رزق دونگا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے۔ ان کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے سے رزق دوں گا۔ پھر فرمایا ہے کہ رزقکم فی السماء جس کا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں وہ اس سے بالاتر ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقوے اختیار نہیں کرتے۔ جو شخص تقوے اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت سی روکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ کسی شہر میں رہتے تھے ان کی ہمسائگت میں ایک دنیادار بھی رہتا تھا۔ ولی ہر روز تہجد پڑھا کرتا تھا ایک دفعہ دنیادار کے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص ہر روز تہجد پڑھا کرتا ہے میں بھی تہجد پڑھوں۔ غرض یہی ارادہ مصمم کر کے وہ ایک رات اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھی۔ اس کو تہجد پڑھنے سے اس قدر تکلیف ہوئی کہ کمر میں درد شروع ہو گیا اس ولی اللہ کو خبر ملی کہ رات ان کے دنیادار ہمسائے نے تہجد کی نماز پڑھی تھی اور اس کے سبب سے اس کے کمر میں درد ہونے لگا ہے وہ عیادت کے لئے آیا اور اس سے حال پوچھا۔ دنیادار نے کہا کہ میں آپ کو دیکھا کرتا تھا کہ آپ ہر رات تہجد پڑھتے ہیں میرے خیال میں بھی آیا کہ میں بھی تہجد پڑھوں۔ سو آج رات میں تہجد پڑھنے اٹھا اور یہ مصیبت مجھ پر آگئی۔ اس نے جواب میں کہا کہ تجھے اس سے کیا؟ پہلے چاہیئے تھا کہ تُو اپنے آپ کو صاف کرتا اور پھر تہجد کا ارادہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی اجابت بھی متقین کے لئے ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین۔ درحقیقت جب تک انسان تقوے اختیار نہ کرے اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۵ تا ۵۶)

اخبار احمدیّہ

ـــ ربوہ ۶ اگست۔ پرسوں مورخہ ۴ اگست کو بعد نماز مغرب مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ فلسطین نے مسجد خضر سلطانہ محلہ دارالرحمت وسطی میں "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ صدارت کے فرائض مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے ادا فرمائے۔

ـــ مکرم قائد صاحب عمومی انصار اللہ مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو کہ مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوگا۔ شوریٰ کے اجلاس کے لئے ایجنڈا زیر ترتیب ہے۔ جو مجالس اس کے لئے تجاویز بھجوانا چاہیں وہ مجلس عاملہ مقامی کی منظوری حاصل کرنے کے بعد ۱۰ ستمبر تک ضرور اپنی تجاویز بھجوادیں۔ اس کے بعد آنے والی تجاویز زیر غور نہیں لائی جائیں گی۔

ـــ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب مہتمم تحریک جدید و وقف جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ۴ اگست کی صبح اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ الرحیم نام تجویز فرمایا۔ مکرم چوہدری صاحب تا حال سرگودہا ہسپتال میں بیمار ہیں ویسے طبیعت اب نسبتاً بہتر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ اور نومولودہ کو لمبی باصحت عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

ـــ کل رات کے پہلے حصہ میں مطلع ابر آلود رہا۔ اور ہلکی بارش ہوتی رہی۔ آج صبح مطلع صاف ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ر اگست ۱۹۶۵ء

فرقوں میں اتحاد کی تجاویز

(۲)

اس وقت بڑی مشکل یہی ہے کہ عقائدی اختلافات کو سیاست میں گھسیٹنے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض حلقوں میں یہاں تک کہا جاتا ہے کہ یہاں شہری قانون بھی مثلاً حنفی فرقہ کے مطابق بننا چاہیئے۔ کیونکہ حنفیوں کی یہاں اکثریت ہے۔ جب تک ایسی ذہنیت کام کرتی رہے گی۔ اتحاد بین المسلمین کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ملکی قانون اسلامی اصولوں پر نہ بنایا جائے۔ ضرور بنایا جائے۔ مگر ایسے قانون میں کوئی ایسی بات شامل نہیں ہونی چاہیئے جو ایک مسلمان کہلانے والے فرقہ کے عقائد کے خلاف ہو خواہ ایسا مسلمان اکیلا ہی اس عقیدہ کا حامی ہو۔ البتہ علمی رنگ میں ہر فرقہ کو اپنے اپنے عقائد کی تبلیغ کی کھلی آزادی ہونی چاہیئے اور یہ بھی اجازت ہونی چاہیئے کہ ہر فرقہ دوسروں کو اپنا ہم عقیدہ بنا سکے۔

یہ باتیں اسی حد تک ہیں جس حد تک دانشوری سے ملک میں امن کے قیام کے لئے اصول جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن جہاں تک جدید ارتداد کا مقابلہ کرنے کے لئے متحدہ محاذ بنانے کی اہمیت ہے تو اس کے متعلق پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ ایسا متحدہ محاذ ایک ایسے امام کے ذریعہ ہی ظہور پذیر ہوسکتا ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کے وعدہ کے مطابق کھڑا کیا ہو۔

جیسا کہ قرآن و احادیث سے واضح ہوتا ہے امام وقت کی شناخت کرنا اتنا مشکل بھی نہیں مگر افسوس ہے کہ دانشمندان علوم دینی نے آج اس حقیقت پر بہت سے اپنی آراء کے دبیز پردے ڈال رکھے ہیں۔ اس معاملہ میں اگر یہ لوگ اپنی دانشوری سے الگ ہو کر قرآن کریم اور احادیث کے صحیح فہم کی طرف توجہ دیں تو یقیناً وہ صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ ایسا انسان جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا ہوتا ہے یقیناً اس کو اللہ تعالےٰ سے براہ راست تائید ملتی ہے۔ افسوس ہے کہ موجودہ مادہ پرستی نے مسلمانوں کو بھی تعلق باللہ کی اس حقیقت سے ناآشنا بنا دیا ہوا ہے۔ آج یہ لوگ جو تجدید و احیائے دین کا جوش رکھتے ہیں یہ تو مانتے ہیں کہ یہ کام صرف طریق نبوت سے ہی سرانجام پا سکتا ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو اس بات کا فہم رکھتا ہو کہ طریق نبوت اسی وقت اختیار کی جا سکتا ہے جب کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس طریق کو بروئے کار لانے کے لئے کھڑا کیا جائے۔ ہر کہ ومہ تو طریق نبوت اختیار نہیں کر سکتا۔ طریق نبوت تو وہی اختیار کر سکتا ہے۔ جس میں ظلی طور پر نبوت کی قوتیں ودیعت کی گئی ہوں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم چونکہ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آ سکتا جو نئی شریعت لائے یا آپ کے فیض کے بغیر براہ راست نبوت کی قوتیں حاصل کرے۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے یہی معنے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی امت میں جو شخص بھی تجدید و احیائے دین کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہوگا اس کو عکسی طور پر نبوت کی قوتیں عطا کی جائیں گی۔ اور چونکہ ایسا انسان سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوگا۔ اس لئے یہ نبوت کی قوتیں دراصل آپ ہی کی قوت قدسی سے حاصل ہوں گی۔ اور یہی معنے ہیں اس امر کے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک کے لئے زندہ ہے۔ یعنی آپ کے خلفائے مجددین آپ کی نبوت کے مظہر ہوں گے۔ اور صرف آپ کی آوردہ شریعت اور اسوہ حسنہ کی اشاعت و تبلیغ کریں گے۔ اور آپ کے دین میں ایک شوشہ کم یا زیادہ نہیں کریں گے اسی کا نام طریق نبوت یا خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے۔ اور اس لئے ضروری ہے کہ امام وقت کی شناخت کی جائے۔ ورنہ اسلام کا قافلہ محض دانشوروں کی رہبری میں مختلف پگڈنڈیوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور جیسا کہ قرآن کریم کا مطالبہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم

بنیانٌ مرصوص نہیں بن سکتا۔

تبلیغ اسلام اور زرمبادلہ

امریکہ اور برطانیہ کے سکوں کو اتنی قیمت حاصل ہے کہ دنیا کا ہر ملک ان کو قبول کر لیتا ہے۔ کیونکہ ہر ملک آسانی سے ان سکوں کی قیمت وصول کر سکتا ہے۔ اس لئے جو مال تجارت کوئی ملک دوسرے ممالک سے منگواتے ہیں۔ یا کسی اور طرح کسی ملک میں روپیہ خرچ کرنا چاہیئے ہیں مثلاً تبلیغ کے لئے یا تفریح کے لئے سیر و سیاحت میں کسی ملک کے لوگ دوسرے ممالک میں خرچ کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک سے زرمبادلہ حاصل کریں یعنی برطانوی پونڈ یا امریکی ڈالر اپنا روپیہ دے کر حکومت سے لیں تاکہ دوسرے ممالک میں پونڈ یا ڈالر خرچ کر سکیں۔ اس لئے ہر حکومت اپنے کاموں کے لئے بھی ملک کے باشندوں کے تجارتی وغیرہ امور کے لئے پونڈوں اور ڈالروں کی صورت میں زرمبادلہ جمع رکھتی ہیں۔ تاکہ بین الاقوامی لین دین میں سہولت ہو۔

ایسا زرمبادلہ حکومت کو کئی ذرائع سے حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً جو مال کوئی ملک برآمد کرتا ہے۔ اس کی قیمت پونڈوں یا ڈالروں میں حاصل ہوتی ہے۔ حکومت یہ زرمبادلہ اپنے پاس رکھتی ہے اور اس کے عوض میں ملکی سکہ لوگوں کو دے دیتی ہے۔ پاکستان کی حکومت بھی کئی ذرائع سے زرمبادلہ حاصل کر کے جمع رکھتی ہے۔ متذکرہ ضرورتوں میں خرچ کیا جاتا ہے۔ برآمدی مال کی قیمت منی آرڈرز و چیکوں وغیرہ سے بھی زرمبادلہ کمایا جاتا ہے ان میں سے زرمبادلہ کمانے کا ایک ذریعہ پاکستان میں عیسائی مشن بھی ہیں۔ عیسائی مشنوں کو امریکہ اور یورپ کے ممالک سے بہت سا روپیہ حاصل ہوتا ہے۔

حال ہی میں قومی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مختلف مذہبی گروہوں اور افراد کو افریقہ اور دوسرے ملکوں میں اپنے مذہبی نظریات کی تبلیغ کے لئے ۱۹۶۱ء سے اب تک سولہ لاکھ دو ہزار ایک سو چھیانوے روپے کے برابر زرمبادلہ دیا گیا ہے۔ گویا اوسطاً ایک سال میں تقریباً سوا تین لاکھ روپیہ کے برابر زرمبادلہ اس کام میں صرف ہوا ہے۔

اس کے مقابلہ میں دیکھنا چاہیئے کہ عیسائی مشنوں کے ذریعہ حکومت کو ہر سال کتنا زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ ہمارے پاس اس وقت اعداد و شمار نہیں ہیں۔ لیکن ہمارا قیاس ہے کہ سال میں کروڑوں نہیں تو چالیس پچاس لاکھ

(باقی دیکھیں صکے پر)

ہماری جوئے رواں میں فلک کا پانی ہے

مسیح عصر نے بخشی وہ زندگانی ہے
ہر ایک سانس جو لیتا ہوں غیر فانی ہے

مرے یقین میں رسالت ہے زندہ جاوید
ترے عقیدہ میں گزری ہوئی کہانی ہے

زمیں کے چشمے تو سب خشک ہوتے جاتے ہیں
ہماری جوئے رواں میں فلک کا پانی ہے

بلند بانگ یہ نعرے میں کھوکھلے تیرے
فلک شگاف مگر میری بے زبانی ہے

ہے عشق حضرت تنویر موت کی وادی
دیار حسن کا آئین جانستانی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت اور غیر مبایعین

قارئین پیغام صلح کیلئے ایک لمحۂ فکریہ

(از محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری)

الفضل ۷ / مئی ۱۹۶۵ء کے ایڈیٹوریل میں غیر مبایعین کے بارے میں لکھا گیا تھا:۔

"انہوں نے یہ سراسر غلط پروپیگنڈہ کر رکھا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی قسم کا نبوت کا کوئی دعویٰ کیا ہی نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ غیر مبایعین دوست بھی آپ کو امتی نبی تسلیم کرتے ہیں۔ گو وہ امتی نبی کے کچھ بھی معنی کریں۔ اگر یہ دوست غلط بیانی سے احتراز کریں تو سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے جو امتی نبی کی وضاحتیں کی ہیں ان کو پیش کر کے وہ مخالفین کے اس جھوٹے الزام کا جواب باصواب دے سکتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور امت محمدیہ سے الگ امت بنائی ہے۔"

اس کے بعد الفضل مورخہ ۵/۶۵ ۳ء کے ایڈیٹوریل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے انہیں دکھایا گیا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم اگر نبی کا لفظ اپنے متعلق استعمال کرتے ہیں تو ہم ہمیشہ وہ مفہوم لیتے ہیں جو ختم نبوت کا مخل نہیں اور جب اس کی نفی کرتے ہیں تو وہ معنی مراد ہوتے ہیں جو ختم نبوت کے مخل ہیں۔"

یہ عبارت پیش کر کے ایڈیٹر صاحب الفضل نے لکھا تھا:۔

"کتنی صاف بات ہے آپ نے اپنے متعلق بھی نبوت کا لفظ استعمال کیا ہے آپ نے یہ نہیں لکھا کہ ہم نے یہ لفظ اپنے متعلق کبھی استعمال ہی نہیں کیا البتہ آپ نے یہ وضاحت بھی فرما دی ہے کہ جب ہم نبوت کا اقرار کرتے ہیں تو یہ ایسی نبوت ہوتی ہے جو ختم نبوت کی مخل منافی نہیں اس سے واضح ہے کہ آپ کے نزدیک سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد وہ نبوت ختم ہو گئی ہے جو آپ کی ختم نبوت کی مخل و منافی ہے لیکن ایک قسم کی نبوت باقی ہے جو آپ کے ختم نبوت کے مخل و منافی نہیں۔ اب اس کے مقابلہ میں یہ کہنا کہ آپ نے اپنے تعلق میں حاشا وکلا کسی قسم کی نبوت کا ذکر ہی نہیں کیا سخت قسم کی جسارت اور ڈھٹائی ہے۔۔۔۔ اب جو لوگ ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ حاشا وکلا آپ نے کسی قسم کی نبوت کا دعوےٰ کیا ہی نہیں وہ کس طرح صحیح ہو سکتے ہیں!"

اس انتباہ پر ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور نے حضرت اقدس کی بعض عبارات پیش کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

"ان عبارات سے ظاہر ہے کہ جو نبوت ختم نبوت کے منافی نہیں وہ ولایت اور محدثیت سے بڑھ کر نہیں اور اسی کا دعویٰ حضرت مسیح موعودؑ کو ہے۔ اس کو اگر آپ نبوت کی قسم قرار دیتے ہیں تو کیا عجب ہے؟ آپ کل کو کسی بہادر انسان کو جسے شیر کا خطاب دیا جاوے درندوں کی کوئی قسم سمجھ لیویں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے نبی کے نام کو ایک خطاب اور اعزازی نام قرار دیا ہے اصل منصب نہیں ٹھہرایا۔ اس سیدھی سی بات کو بھی جو نہ سمجھ سکے اس کی عقل و فہم کو کیا کہا جاوے!"

(پیغام صلح ۱۶ ۶/۶۵ ص ۳)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جس نبوت کا دعویٰ ہے ایڈیٹر پیغام صلح اسے نبوت کی ایک قسم قرار دینے کو بدیں وجہ قابل توجہ سمجھتا ہے کہ اس کے نزدیک آپؑ کو نبوت کا نام یا خطاب اسی طرح دیا گیا ہے جس طرح کسی بہادر انسان کو شیر کا خطاب دیا جاتا ہے۔ جس طرح شیر کا خطاب یافتہ درندوں کی کوئی قسم قرار نہیں دیا جا سکتا ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو نبوت کی ایک قسم قرار دینا عقل و فہم کے خلاف ہے۔

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی یہ دلیل ایک صریح مغالطہ پر مشتمل ہے۔ بہادر کو مجازاً شیر کا خطاب دینا مجاز لغوی ہے اس لئے بہادر انسان شیر کا خطاب پانے پر درندوں کی قسم قرار نہیں دیا جا سکتا مگر ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اور ان کے ہمنوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو نبوت کے لغوی معنی کے مقابل مجاز نہیں سمجھتے بلکہ نبوت کے جو لغوی معنی ہیں ان کا آپ کے وجود میں درحقیقت پایا جانا تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا حضرت اقدس کی نبوت کا مسئلہ سمجھانے کے لئے انہیں مجاز لغوی کی مثال پیش کرنے کا حق نہیں تھا۔ لہذا

بے پردگی کے رجحان کے متعلق جماعتوں کو انتباہ

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

چونکہ غیر از جماعت لوگوں کی نقل میں بعض کمزور طبیعت کے احمدیوں میں بھی بے پردگی کا رجحان پیدا ہو رہا تھا۔ اس لئے میں نے اس معاملہ میں اپنے متعدد مضامین میں از خود بھی اور نگران بورڈ کے ذریعہ بھی جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ اس غیر اسلامی رجحان سے بچ کر رہیں اور اسلام کی تعلیم کا نمونہ دکھائیں۔ اس بارہ میں خاص طور پر لاہور اور راولپنڈی اور کراچی اور پشاور کے امراء سے رپورٹ حاصل کی گئی تھی اور ان رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ واقعی ہم میں بعض کالی بھیڑیں موجود ہیں جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ ان شہروں کے امراء نگران بورڈ کی "تاکیدی ہدایت کے ماتحت اصلاحی قدم اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس بارہ میں سب سے پہلا ایکشن تو خود مقامی جماعتوں کی طرف سے لیا جانا چاہیئے کہ جو احمدی بے پردگی کے مرتکب ہو رہے ہوں اُن سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبے کی روشنی میں قطع تعلق کر کے بیزاری کا اظہار کیا جائے اور ساتھ ہی مرکز میں بھی اطلاعی رپورٹ بھجوائی جائے۔ اگر اس پر بھی ایسے لوگوں کی اصلاح نہ ہو تو پھر نظارت امور عامہ اور نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ میں ان کے متعلق رپورٹ کی جائے "تاکہ ان کے خلاف تعزیری ایکشن لیا جاسکے۔ یہ بات مدنظر رہے کہ اس معاملہ میں کسی کا لحاظ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ چھوٹوں اور بڑوں سب کے متعلق یہی طریق اختیار کیا جائے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک بزرگ نبی حضرت نوحؑ کو ان کے بیٹے کے ایک گناہ پر سختی سے زجر فرمائی تھی اور کوئی لحاظ نہیں کیا پھر اور کوئی شخص کس حساب میں ہے؟ البتہ بیرونی ممالک کے باشندوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اُن کے موجودہ خاص حالات کے ماتحت فی الحال رعایت رکھی ہے مگر باقی سب چھوٹے اور بڑے اور خود وکلاء کے متعلق سختی سے نگرانی ہونی چاہیئے کہ وہ اسلامی پردے کو ملحوظ رکھیں۔ ورنہ اوّلاً اُن کے متعلق مقامی طور پر قطع تعلق اور بیزاری کا اظہار ہونا چاہیئے اور بعد میں تعزیری ایکشن کے لئے نظارت امور عامہ اور نظارت اصلاح و ارشاد میں رپورٹ ہونی چاہیئے۔ رپورٹ نہ کرنے والے امراء بھی مجرم سمجھے جائیں گے۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد صدر نگران بورڈ ربوہ
۲۳ ۵/۶۳

اس مثال کو پیش کر کے ان کا حضرت اقدس کی نبوت کو ایک قسم کی نبوت قرار دینے کو قابلِ تعجب اور خلاف عقل و فہم قرار دینا سراسر نامناسب تھا۔ واقعی یہ تو درست ہے کہ اگر حضرت اقدس کی نبوت لغوی معنوں کے مقابل میں مجاز ہوتی تو پھر آپ کی نبوت کو نبوت کی ایک قسم قرار دینا درست نہ ہوتا مگر پیغامِ صلح کا ایڈیٹر تو حضرت اقدس کو لغت کے معنی میں نبی تسلیم کرتا ہے۔ غیر مبایعین کے نزدیک حضرت اقدس کی نبوت مجازی ایک خاص معروف اسلامی اصطلاح کے مقابلہ پر ہے جس کے لئے حضرت اقدس کے مکتوب اگست ۱۸۹۹ء کے مطابق کامل شریعت یا احکام جدیدہ لانا یا بلا استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنا اور کسی دوسرے نبی کا امتی نہ کہلانا شرط ہے ہم بھی مانتے ہیں کہ اس تعریف میں حضرت اقدس نے خود کو کبھی نبی قرار نہیں دیا۔ اور اس تعریف میں بیان کردہ اقسام نبوت کو آپ نے ہمیشہ ختم نبوت کے منافی قرار دیا ہے۔ حضرت اقدس کو ظلی نبی ہونے کا دعوےٰ ہے اور اپنی اس نبوت کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کی ایک قسم بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

”اگر تمام کفار روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیض یاب ہے۔“

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴)

حضرت اقدس کی اس عبارت سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ آپ نے اپنی نبوتِ ظلیہ کو نبوت کی ایک قسم قرار دیا ہے مگر ایڈیٹر پیغامِ صلح کو حضرت اقدس کی نبوت کو ایڈیٹر الفضل کا ایک قسم کی نبوت قرار دینا قابلِ تعجب اور عقل و فہم سے بالا دکھائی دے رہا ہے کیا امید کی جا سکتی ہے کہ چشمۂ معرفت کی اس عبارت کو پڑھ لینے کے بعد ایڈیٹر صاحب پیغامِ صلح ضد چھوڑ کر حضرت اقدس کی نبوت کو آپ کے بیان کے مطابق نبوت کی ایک قسم تسلیم کر لیں گے اور حیلوں بہانوں سے آپ کو نبیوں کی صف میں شامل سمجھنے سے انکار نہیں کریں گے کیونکہ جب آپ کی نبوت ایک قسم کی نبوت ہے تو جنس کے لحاظ سے آپ بھی زمرۂ انبیاء کا ایک فرد قرار پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اپنے حکم اور اصطلاح میں نبی کہا ہے (ملاحظہ ہو تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ و چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۵)۔ چنانچہ تتمہ حقیقۃ الوحی میں حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

”میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف میری مراد نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

اور چشمۂ معرفت میں تحریر فرماتے ہیں:-

”نبوت و رسالت کا لفظ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ استعمال کیا ہے مگر اس لفظ سے صرف وہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ مراد ہیں جو بکثرت امورِ غیب پر مشتمل ہیں اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ ہر ایک شخص اپنی گفتگو میں ایک اصطلاح اختیار کر سکتا ہے لکل ان یصطلح سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں اور لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعوےٰ کرے مگر یہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت۔“

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۵)

پس ایڈیٹر صاحب پیغامِ صلح لغوی معنی میں تو حضرت اقدس کو نبی مانتے ہیں ہم انہیں مندرجہ بالا دونوں حوالوں کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کی اصطلاح کے مطابق بھی آپ کو نبی ماننا چاہیئے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدائی اصطلاح میں نبی ہیں نہ محض لغوی معنوں میں اسی لئے آپ نے اپنی نبوت کو نبوت کی ایک قسم قرار دیا ہے جو ختم نہیں اور ختم نبوت میں خلل انداز نہیں۔ پس خدائی اصطلاح میں نبی ہونے پر نبی کے نام کا اعزاز و خطاب آپ کو نبوتِ ظلیہ کے منصب پر سرفراز ہونے میں مانع نہیں لہٰذا آپ ظلی نبوت کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تیرہ سو سال میں صاحبِ منصب نبی ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس پر یہ وحی نازل ہوئی ہے۔

”الم تعلم ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر یلقی الروح علیٰ من یشاء من عبادہ کل برکۃٍ من محمدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵، ۹۶)

اس کا ترجمہ حضور نے اسی جگہ یہ لکھا ہے:-

”اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے اور یہ تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔“

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض اور برکت سے نبوت میں صاحبِ منصب ہونے کا دعوےٰ ہے اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے جو شخص مقامِ نبوت حاصل کرے وہ ظلی نبی ہوتا ہے اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبوتِ ظلیہ میں صاحبِ منصب ماننا پڑے گا۔ پس آپ کو نبی کے نام کا جو اعزاز یا نبی کا جو خطاب ملا ہے وہ اس قسم کا خطاب نہیں جیسے ایک بہادر انسان کو شیر کا خطاب دیا جاتا ہے جو درندوں کی کوئی قسم نہیں بن جاتا بلکہ یہ اس قسم کا اعزاز و خطاب ہے جس سے وہ شخص نبوت کی ایک قسم رکھنے والا قرار پاتا ہے اور اپنی نبوت میں صاحبِ منصب ہوتا ہے۔ فلیتدبر من کان لہٗ عقل سلیم و فہم مستقیم۔

مخیر دوست غریب طلباء کی امداد کر کے ثواب کمائیں

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں)

غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں میں داخلہ وغیرہ کی حقیقی ضرورت ہوتی ہے جس کے بغیر خطرہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی تعلیم کو جاری نہ رکھ سکیں گے ایسی صورت میں اگر جماعت کی طرف سے انکی بروقت امداد نہ کی جائے تو ایک قومی نقصان ہے سلسلہ کی گزشتہ تاریخ شاہد ہے کہ جماعت کے بعض غریب طلباء جو از خود تعلیم نہیں پا سکتے تھے وہ سلسلہ کی بروقت امداد کے ذریعہ تعلیم پا کر جماعت کیلئے نہایت مفید اور کار آمد وجود بن گئے۔ پس میں جماعت کے دردمند مخلص اور مخیر دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس نیک کام میں حصہ لیکر جماعت کے غریب اور ہونہار طلباء کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نظارت خدمتِ درویشاں عموماً ایسے بچوں کی امداد کرتی ہے جو ہونہار ہوں اور افسر درسگاہ کی رپورٹ بھی اچھی ہو اور انکی اخلاقی حالت بھی تسلی بخش ہو پس ایسے اصحاب جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مالی وسعت دے رکھی ہو وہ اس کارِ ثواب میں حصہ لے کر جماعتی خدمت کا ثواب کمائیں۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

نماز میں توجہ قائم رکھنے
اور
وساوس دُور کرنے کے اہم گُر

مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

(۲)

(۷)

نماز میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنے اور دماغی تخیلات کو دفع کرنے کے لئے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا جائے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ پکارتا ہے تو سننے والا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے تو اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اور پوری توجہ سے نماز پڑھنے کی توفیق ملتی ہے اور روح القدس کی برکت نازل ہوتی ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے کہ یہ دعا جنت کا خزانہ ہے اور ۹۹ بیماریوں کی ایک دوا ہے اس سے ھم و غم دور ہو جاتے ہیں (مشکوٰۃ مجتبائی ص۲۰۲) گویا لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے وساوس کی بیماری دور ہو جاتی ہے اور پوری توجہ سے اور حضور قلب سے نماز کی توفیق ملتی ہے۔

(۸)

دراصل ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہی نماز پڑھنے کی توفیق پاتے ہیں اس لحاظ سے اگر عدم توجہگی پیدا ہو تو اسی کے حضور دعا کرنی چاہیئے۔ "ایاک نعبد و ایاک نستعین" کہ اے اللہ ہم تیری مدد و نصرت کے بغیر نماز میں توجہ قائم نہیں رکھ سکتے تو ہی اپنے فضل سے توفیق بخشے گا۔ قرآن مجید کے ادب و تعظیم کے پیش نظر یہ دعا سجدہ اور رکوع کے علاوہ دیگر مقامات میں پڑھنی چاہیئے۔ اس دعا سے وساوس دور ہو جاتے ہیں اور کامل یقین و ایمان اور توجہ سے نماز پڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔

(۹)

نماز میں خدا تعالیٰ کی توجہ رکھنے اور وساوس سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ نماز کے بعض کلمات بار بار دہرائے جائیں۔ مثلاً الحمد للہ رب العالمین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔

ربنا ولک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ سبحان ربی الاعلیٰ

اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی۔ التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد۔ اللھم بارک علی محمد وعلیٰ اٰل محمد۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب

(۱۰)

نمازی یہ خیال کرے کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو اور اس کے بعد مجھے نماز پڑھنے اور اس رنگ میں خدا تعالیٰ سے مناجات کرنے کا موقعہ نہ ملے اس وقت کو غنیمت سمجھکر نماز پڑھے گا۔ تو توجہ قائم ہوگی اور وساوس پیدا نہ ہوں گے۔

(۱۱)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکر دل والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑتی ہے اگر طبیعت میں قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہیئے کہ الٰہی تو ہی اسے دور کر اور لذت اور نور نازل فرما جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔"

(ملفوظات جلد ۶)

(۱۲)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤنگا اس وقت کوئی مجھے روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دیگی"

(الحکم جنوری ۱۹۰۳ء)

اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"غرض میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے ...... خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ دعا مانگنی چاہیئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کو طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔"

(ملفوظات جلد ۱ ص۱۶۳)

(۱۳)

یہ حقیقت ہے کہ سوائے انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے انسان خواہ کتنی توجہ قائم کرنے کی کوشش کرے نماز میں ضرور کچھ نہ کچھ وساوس اور عدم توجہگی واقع ہو جاتی ہے۔ اس خلل کو دور کرنے اور اس کمی کو پورا کرنے کا یہ طریق ہے کہ نماز کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھنی چاہیئے۔ ان سے خلا پُر ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ ستاری فرما کر نمازی کو اپنی آغوش میں لے لیگا۔

(۱۴)

اسی طرح نماز کی کمی کو پورا کرنے اور مکمل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھا جائے۔ اسی طرح نماز کے بعد دعائیں جو احادیث میں مندرج ہیں ان کے پڑھنے سے بھی تلافیٔ مافات ہو جاتی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے پوری توجہ و انہماک سے نمازیں پڑھنے کی توفیق بخشے جو اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوں۔ اللھم اٰمین

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

لجنات اماء اللہ اور فریضۂ اصلاح وارشاد

تمام لجنات سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ لٹریچر دفتر لجنہ مرکزیہ سے منگوا کر اپنی غیر از جماعت بہنوں میں تقسیم کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی جلسہ سالانہ کی تقریر ٹریکٹ کی صورت میں "پردہ کی اہمیت" کے نام سے شائع ہو چکی ہے وہ بھی لجنات منگوائیں اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ مرکزیہ)

کیا آپ کو اپنے بچّوں کی تربیت کا احساس ہے؟

اگر ہے تو آج ہی اپنے بچّوں کے نام تشحیذ الاذہان جاری کرائیں

کیونکہ بچّوں کی تربیت کا واحد ذریعہ تشحیذ الاذہان ہی ہے۔

(سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے)

(منیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

یہ رقم کن کی ہے؟ قریباً ایک سال قبل کراچی کے ایک دوست مکرم چوہدری نیاز احمد صاحب نے مجھے رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوائی تھی لیکن یہ تحریر نہیں کیا تھا کہ یہ کس مطلب کے لئے بھجوائی گئی ہے۔ مہربانی فرما کر وہ مجھے اس بارہ میں مطلع فرمائیں اگر ایک ماہ تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی تو یہ رقم خدمت خلق کے طور پر کسی ادارہ کو دیدی جائیگی۔ (چوہدری) بشیر احمد کاہلوں ۱۳ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے اعلانات

شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ شوریٰ انصار اللہ کا ایجنڈا زیرِ ترتیب ہے جو مجالس شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں۔ ان سے درخواست ہے کہ تجاویز معین شکل میں لکھکر مجلس عاملہ مقامی کی منظوری حاصل کرنے کے بعد دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ دس ستمبر ۱۹۶۵ء مقرر کی گئی ہے۔ بعد میں آنے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کا ہفتۂ تربیت جملہ مجالس انصار اللہ کے لئے مورخہ ۲۱ اگست تا ۲۷ اگست ۶۵ء ہفتۂ تربیت مقرر ہے اسکے لئے سات مضامین مقرر ہیں۔ سب مجالس اپنی اپنی جگہ اسکے لئے تیاری فرمائیں۔ انشاء اللہ قیادت تربیت کی طرف سے مضامین کے لئے مطبوعہ نوٹ بھی عنقریب ارسال ہوں گے۔

قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم تاریخ امتحان ۱۰/۹/۶۵ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۱۲/۹/۶۵ بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب معیار اوّل (۱) اسلام اور جہاد
(۲) نماز جنازہ کا طریق اور دعائیں

معیار دوم (۱) اسلام اور جہاد کا مضمون زبانی سنکر
(۲) نماز جنازہ کا طریق اور دعائیں (زبانی)

(برائے قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انعامی امتحان مقابلہ اطفال الاحمدیہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اوّل و دوم آنے والے اطفال کو بالترتیب سال بھر کی پوری و نصف فیس کی رقم بطور انعام دی جاتی ہے۔ حسب متفقہ فیصلہ مرکزی مجالس عاملہ انصار اللہ و خدام الاحمدیہ یہ امتحان آئندہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے موقعہ پر ہوا کرے گا۔ تا بیرونی اطفال اس میں کثرت سے شریک ہو سکیں۔ پس جو مجلس اطفال اپنے اراکین کو اس مقابلہ میں شریک کرنا چاہتی ہو وہ انصار اللہ کے مقررہ نصاب برائے مقابلہ کے مطابق پہلے خود اپنے ہاں امتحان لے اور زیادہ سے زیادہ دو ایسے ہونہار اطفال کا انتخاب کرے، جو مرکزی امتحان میں شامل ہوں۔

نصاب امسال حسب ذیل ہے :- (۱) رسالہ اخلاقی مضامین (۳۱ پیسے)
(۲) رسالہ روزہ (۲۵ پیسے)
(۳) ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے (اشعر زبانی)
(۴) انٹرویو برائے معلومات عامہ متعلق اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ انصار اللہ کے مجلد سالانہ فائل ماہنامہ انصار اللہ جو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے۔ اعلیٰ کاغذ عمدہ کتابت اور بہترین طباعت کی ظاہری خوبیوں کے علاوہ معنوی لحاظ سے بھی نہایت عمدہ اور مؤثر تربیتی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ مضامین علماء سلسلہ کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہوتے ہیں جو بالعموم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفاء کے ارشادات کی بنیاد پر ترتیب پاتے ہیں۔ ان مضامین کا مطالعہ تربیت کے لئے بہترین معاون کا کام دیتا ہے۔ اس رسالہ کی سالانہ مجلد فائلیں شائقین احباب کو مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ کی یہ جلدیں خرید کر گھر کے جملہ افراد اور دیگر احباب کی صحیح تربیت کا موقع بہم پہنچائیں۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

نقد و نظر

اصحاب احمد

جلد دواز دہم مشتمل بر سیرت حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ بھی مکرم صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان کی محنت سے شائع ہو چکی ہے۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحبؓ کی سیرت کا یہ مجموعہ آپ کی سیرت کا مکمل آئینہ دار تو نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ایسی شخصیت کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو ضبط تحریر میں لانا مشکل ہے۔ تاہم مؤلف سے جس قدر ممکن ہو سکا ہے۔ آپ کی زندگی کے حالات کا ایک ایسا نقشہ ہمارے ہاتھ میں دکھدیا ہے۔ جس سے آپ کی سیرت کا ایک مؤثر اور قابل تقلید نمونہ ہمارے سامنے آجاتا ہے۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحبؓ حضرت نواب محمد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف مالیر کوٹلہ کے خلف الرشید تھے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے داماد اور حضور کے غلاموں کی صف اوّل میں رہے ہیں۔ خود نواب محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا داماد بننے کا جو فخر حاصل ہوا ہے اور آپ وہ ہستی ہیں جنہوں نے نہ صرف اپنی دولت بلکہ اپنی جاہ و حشمت بھی سلسلہ احمدیہ پر قربان کر دی۔ آپ سلسلہ کے اُن اولین معماروں میں سے ہیں۔ جنہوں نے سلسلہ کی عمارت کے لئے بنیادی اینٹوں کا کام دیا۔ اس مثال کا دوباپ ہے جس کے فرزندارجمند کی سیرت کے کچھ کوائف ملک صاحب نے مہیا کئے ہیں۔ ایسے باپ کو اگر ایسے فرزند کے اخلاق پسند ہوں تو سمجھنا چاہیئے کہ فرزند کی سیرت واقعی نہایت اعلیٰ اور قابل تقلید ہوگی۔ باپ نے اپنے فرزند کے لئے سیدہ نواب امۃ الحفیظ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت سیدنا حضرت مسیح موعود کے رشتہ کی درخواست کرتے ہوئے جن خیالات اور جس عقیدت کا اظہار فرمایا ہے وہ دونوں باپ اور بیٹے کی سیرت پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہے۔

الغرض نواب محمد عبداللہ خاں رضی اللہ تعالیٰ کے نکاح کا ہی ایک ایسا معاملہ ہے جس سے آپ کی اعلیٰ سیرت پر نہ صرف آپ کے عظیم الشان والد بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شہادت مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔

کتاب زیر نظر میں آپ کی سیرت کے جو حالات درج ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ہم سب ان کو نمونہ بنائیں۔ کیونکہ جس طرح ایک دولتمند باپ اور ایک دولتمند فرزند نے درویشی کی شان دکھائی ہے۔ اس کا نمونہ سوا انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کے اور کہیں نہیں مل سکتا یہ جلد بھی اصحاب احمد کی پہلی جلدوں کی طرح اسی سائز اور تقطیع پر شائع ہوئی ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی متوسط احمدیہ بک ڈپو دارالرحمت شرقی ربوہ سے طلب کریں۔ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے

(۲)

دینی معلومات

شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ (بطرز سوال و جواب) کا نظر ثانی کے بعد تیسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ اس کتابچہ میں ایسی ضروری دینی معلومات عمدگی کے ساتھ جمع کر دی گئی ہیں جو خدام و اطفال کی تعلیم و تربیت میں بے حد مدد دیتی ہیں۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسارہ کے کان میں شدید درد رہتی ہے (خاکسارہ مہر انجم آرا بنت میر ظفر علی وزیر آباد)

۲- میری دادی صاحبہ اہلیہ میاں علی گوہر صاحب قادیان حال گولبازار ربوہ درد گردہ سے بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کا اپریشن ہوگا۔ (محمد احمد معرفت مجید اینڈ کو نیلہ گنبد لاہور)

۳- میرے والد عبداللطیف صاحب قریشی ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ پندرہ روز سے بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے (بشریٰ تاثیر احمدی)

۴- میرا لڑکا طارق محمود بعارضہ بخار بیمار ہے (خاکسار شیخ عبدالرحیم احمدی مکان ۵۰ گلی ہاتھیاں دروازہ گوجرانوالہ)

۵- میری خالہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبدالغنی صاحب مرحوم نزانکوٹ ضلع شیخوپورہ ہیں ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں (خاکسار امۃ الحفیظ شاکر دارالصدر جنوبی ربوہ)

۷- ملک محمد دین صاحب خادم کارکن دفتر آبادی دل کی تکلیف سے بیمار ہیں (برکت علی سمندری)

۸- میرے لڑکے فیض محمد خاں کو ٹائیفائڈ بخار ہے اور کمزوری بہت ہے (میاں خیر محمد ٹبہ غازی خاں)

۹- میں چند پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ (خاک محمد صدیق دوکاندار ریوڑ چک ۱۲ ضلع شیخوپورہ)

۱۰- خاکسار نے امسال بی اے کا امتحان دیا ہوا ہے (میر احمد ابن کرنل بشیر احمد صاحب مقام راولپنڈی)

۱۱- خاکسار نے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں اعلیٰ حکام کے پاس اپیل کی ہے۔

فدا محمد حجانہ — لاہور

احباب کرام ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دیدیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے:۔

اوّل زمینداران قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی پس ہم خرما و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

والسلام

(ناظر تعلیم ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ **داخلہ بی ایڈ کلاس**:۔ گورنمنٹ ٹریننگ کالج لائل پور۔ درخواستیں ۳۱/۸/۶۵ تک۔ فارم ۵۷/ روپیہ کا منی آرڈر بنام پرنسپل آرڈر بھیجکر۔ (پ۔ ٹ ۲۸/۷/۶۵)

۲۔ **داخلہ گورنمنٹ کالج آف کامرس کراچی**:۔ فرسٹ ایئر کامرس کلاس۔ درخواستیں ۱۷/۸/۶۵ تک بنام پرنسپل بشمول (۱) کیریکٹر سرٹیفکیٹ۔ (۲) سرٹیفکیٹ تاریخ پیدائش (۳) مارکس شیٹ۔ انٹرویو ۲۰/۸/۶۵ تا ۲۳/۸/۶۵۔ (پ۔ ٹ ۲/۸/۶۵)

۳۔ **داخلہ پاٹری ٹریننگ کلاس**:۔ عرصہ ٹریننگ ایک سال از ۱/۹/۶۵۔ چار وظائف برائے نان پاٹرس۔ مالیت ۲۰/-۔ چار برائے پاٹرس۔ مالیت ۱۵/-۔ شرط میٹرک۔ درخواستیں ۲۳/۸/۶۵ تک بنام سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ سنٹرل پاٹری شاہدرہ۔ (پ۔ ٹ ۲/۸/۶۵)

(ناظر تعلیم)

کوٹھی برائے فروخت

ایک کوٹھی واقعہ محلہ دارالبرکات ربوہ و چار عدد دکانات بمعہ مکان غلہ منڈی ربوہ قابل فروخت ہیں۔ ضرورت مند احباب بذریعہ خط و کتابت خاکسار سے قیمت وغیرہ کا تصفیہ کر لیں۔

خاکسار:۔ سیٹھ اللہ جوایا محلہ حسین آگاہی ملتان شہر

باورچی کی ضرورت

ربوہ کے ایک معزز گھر میں ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی عورت ہو تو اسے ترجیح دی جائے گی۔ معقول گزارہ دیا جائے گا۔ ضرورت مند احباب معرفت مینیجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت یا بالمشافہ گفتگو کے ذریعہ تصفیہ کر سکتے ہیں۔

این معرفت مینیجر الفضل ربوہ

پبلک نوٹس

چوہدری عبدالحمید (۶) ولد کمال دین سابقہ اوورسیر محکمہ انہار کو بذریعہ رجسٹری کئی نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں کہ وہ زیر دستخطی کے روبرو حاضر ہو کر اپنے خلاف Efficiency & Disciplinary Rules 1960 ایفی شنسی اور ڈسپلنری مجریہ قواعد ۱۹۶۰ کے تحت انکواری کیس میں اپنی صفائی پیش کرے۔ لیکن وہ دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے۔ ہذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مذکورہ بالا اوورسیر مہتمم صاحب انہار جھنگ ڈویژن جھنگ کے روبرو مورخہ ۱۳/۸/۶۵ کو حاضر ہو کر اپنی صفائی پیش کرے۔ ورنہ یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ جس کے خلاف اوورسیر مذکور کو کسی قسم کی اپیل وغیرہ کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

المشتہر:۔ مہتمم صاحب انہار جھنگ ڈویژن جھنگ

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

تو ضرور حاصل ہوتا ہوگا۔ چاہیئے کہ عیسائی مشنوں کے ذریعہ جو زرمبادلہ حکومت کو حاصل ہوتا ہے اس کا بھی اعلان کیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ دوسرے ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے جو زرمبادلہ دیا جاتا ہے۔ اس کو عیسائی مشنوں سے حاصل ہونے والے زرمبادلہ سے کیا نسبت ہے۔ مطالبہ یہ ہونا چاہیئے کہ جتنا زرمبادلہ عیسائی مشنوں کے ذریعہ جو پاکستانی مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے مغربی ممالک خرچ کرتے ہیں اگر اس سے زیادہ نہیں تو کم از کم اتنا ہی بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کیلئے خرچ کر دیا جائے۔

ولادت

مورخہ ۲۴ جولائی بروز ہفتہ برادرم مکرم مرزا محمود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم دوست محمد صاحب آف بنوں کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو درازی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔

(مرزا ممتاز احمد ابن ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب مرحوم ربوہ)

ضرورت ہے

ربوہ میں ایک کارخانہ کے لئے چند خرادیوں اور فٹروں کی ضرورت ہے تنخواہ کام کے تجربہ کے مطابق معقول دی جائے گی۔ ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔

ای۔ آئی معرفت مینیجر الفضل ربوہ۔

غلط عقائد، بُغض، حسد اور کینہ ایسی بُرائیاں ہیں جو تمام گناہوں کی جڑ ہیں

محض دل کے خیالات قابلِ مواخذہ نہیں جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے یا انہیں پختگی سے قائم نہ کر لیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آیت وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"لوگوں نے اس آیت کو سمجھا ہی نہیں انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ انسان کے دل میں جو خیال بھی آجائے اس کے حساب لینے کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس آیت میں ان اُمور کا ذکر ہے جن کو انسان اپنے نفس میں چھپا کر رکھتا ہے۔ آنی خیالات تو بخشے جائیں گے لیکن ایک غلط عقیدہ۔ بُغض۔ حسد اور بخل وغیرہ کے خیالات سب دل میں ہی ہوتے ہیں اگر ان کو بھی بخش دیا جائے تو پھر ایمان کی حقیقت کیا رہ جاتی ہے۔ پس اس جگہ تخفوہ سے مُراد حسد۔ کینہ اور بُغض وغیرہ ہے جو دل میں رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح اس سے ایسے خیالات مُراد ہیں جن کو انسان اپنے دل میں قائم رکھتا ہے [illegible] کر لیتا ہے لیکن اگر ایک خیال آئے اور انسان اسے اپنے دل سے فوراً نکال دے تو یہ کوئی گناہ نہیں بلکہ ایک نیکی ہے جس میں اس نے حصہ لیا۔ پس محض دل کے خیالات قابلِ مواخذہ نہیں جبتک کہ ان پر عمل نہ کیا جائے یا ان کو پختگی سے قائم نہ کر لیا جائے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے صحیحین میں مروی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسھا ما لم تتکلم او تعجل بہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ان خیالات سے درگزر فرمادیا ہے جو ان کے دلوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں بشرطیکہ وہ ان کو زبان پر نہ لائیں اور نہ ان پر جلدی سے عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

پس اس آیت میں ان خیالات کا ذکر کیا گیا ہے جن کو انسان اپنے دل میں چھپا کر رکھتا ہے۔ اور جن کے متعلق سکیمیں سوچنا شروع کر دیتا ہے۔ وقتی اور آنی خیالات کا اس میں کوئی ذکر نہیں اور نہ ان پر کوئی گرفت ہے۔ ہاں غلط عقائد اور بُغض اور حسد اور کینہ وغیرہ بھی اگر بغیر توبہ کے بخش دیئے جائیں تو پھر ایمان کی کوئی حقیقت ہی نہیں رہتی اس لئے ان پر مواخذہ کیا جائے گا کیونکہ یہی [illegible] بڑھتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم (بقرہ آیت ۲۲۶) یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں سے لغو قسموں پر تم سے کوئی مؤاخذہ نہیں کرے گا ہاں جو گناہ تمہارے دلوں نے بالارادہ کمایا ہے اس پر تم سے مؤاخذہ کرے گا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا (بنی اسرائیل آیت ۳۷) یعنی کان، آنکھ اور دل سب کے متعلق ان سے سوال کیا جائے گا۔ یعنی کان آنکھ کے گناہوں کے علاوہ ان خیالات کا بھی جائزہ لیا جائے گا جو مستقل طور پر کسی انسان کے دل میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم۔ فی الدنیا والاٰخرۃ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ (نور آیت ۲۰) یعنی وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بدی پھیل جائے ان کے لئے بڑا دردناک عذاب مقدر ہے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اس آیت میں بھی ان لوگوں کا کوئی عمل بیان نہیں کیا گیا بلکہ ان کے دل کی حالت بیان کر کے سزا تجویز کی گئی ہے۔ پس وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں قائم رکھے اور ان کے متعلق سوچتا اور غور کرتا رہے خواہ ان کو عمل میں نہ لاسکے قابلِ سزا ہیں مگر وہ ناپاک خیالات جو دل میں آئیں اور انسان بائیں طرف تھوک کر اور استغفار اور لاحول پڑھ کر ان کو دل سے نکال دے۔ ان پر کوئی گرفت نہیں۔ اسی طرح اسی رکوع میں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ اٰثم قلبہ (بقرہ ۲۸۴) یعنی تم سچی گواہی کو مت چھپاؤ اور یاد رکھو کہ جو شخص سچی گواہی کو چھپاتا ہے وہ یقیناً ایسا ہے جس کا دل گناہگار ہے۔ صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ اذا ھم عبدی بسیئۃ فلا تکتبوھا علیہ فان عملھا فاکتبوھا سیئۃ واذا ھم بحسنۃ فلم یعملھا فاکتبوھا حسنۃ فان عملھا فاکتبوا عشراً یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے ملائکہ کو یہ حکم دے دیا ہے کہ جب میرا بندہ کسی بدی کا ارادہ کرے تو اسے مت لکھو ہاں اگر اس ارادہ کے مطابق عمل بھی کر لے تو ایک بدی اس کے نامہ اعمال میں درج کر دو۔ لیکن اگر وہ کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھو۔ اور اگر اس نیکی پر عمل کر لے تو پھر دس نیکیاں لکھو۔

ان آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی حالات تین قسم کے ہیں۔ اوّل۔ ایک وسوسہ یا خیال اٹھا اور خود بخود چلا گیا۔ اس کا تو نہ ثواب ہے نہ عذاب۔ دوم۔ ایک بد عقیدہ دل میں پیدا ہوا یا ایک بد کام کی تحریک دل میں پیدا ہوئی اور اس نے اس کو رد کر دیا۔ چونکہ بدی کا مقابلہ نیکی ہے اس کو ایک نیکی کا ثواب ملے گا سوم۔ اگر اس نے اس کو باہر نہ نکالا اور اپنا مال سمجھ کر دل میں رکھ لیا تو اس کو ایک بدی کا گناہ ہوگا۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۶۵۰، ۶۵۱)

چک ۵۶۳ گ ب شرقی (ضلع لائل پور) میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس

(۱۲ ر اگست سنہ ۱۹۶۵ء)

حلقہ ظفروال کے خدام و اطفال کی تربیتی کلاس ۱۲ ر اگست ۶۵ء بروز جمعرات بوقت ۸ بجے صبح بمقام چک نمبر ۵۶۳ گ۔ب شرقی شروع ہو کر اگلے دن نماز فجر تک جاری رہے گی دیگر علماء کرام کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی تشریف لائیں گے۔ تمام خدام و اطفال مجالس ۵۵۹ گ۔ب، احمد آباد، ۵۶۳ گ۔ب شرقی، ۵۶۵ گ۔ب، ۵۹۱ گ۔ب گنگاپور اور جھنگڑ علاقہ سے خصوصاً و دیگر احباب سے عموماً درخواست ہے کہ وہ تربیتی کلاس میں شرکت فرما کر اس کو کامیاب بنائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور)

فوری ضرورت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال میں ایک ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہے جس کا گریڈ حسبِ ذیل ہوگا:-

۳۵۰-۳۵-۵۲۵-۴۰-۹۲۵

کرایہ مکان ۲۵/- روپے ماہوار۔

خواہش مند دوست فوری طور پر اپنی درخواستیں مع سرٹیفکیٹ کی نقول بنام چیف میڈیکل آفیسر بھجوا دیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲